OPEN ACCESS
AL-EHSAN
ISSN: 2410-1834
www.alehsan.gcuf.edu.pk
PP: 77-99

سیّد عبدالقادر جیلانی کا منہج تربیت و تبلیغ: ایک تحقیقی جائزہ

Syed Abdul Qadir Jilaani's Methodology of Training and Preaching: An Analytical Study

Dr. Hafiz Muhammad Ahmad

Research Scholar

Islamia University Bahawalpur

Dr. Ghulam Haider

Lecturer

Department of Islamic Studies, University of Agriculture Faisalabad.

Abstract

Syed Abdul Qadir Jilaani is one of the famous saints of the world.He left his spiritual affects in all the schools of Tasawwuf.He never deviated from the teachings of the Holy Qur'an and the Sunnah of the Holy Prophet(SAWS).If some person claims to be a sufi but does not follow Holy Qur'an and Sunnah of Hazrat Muhammad(SAWS)he is a liar.This article eradicates the misconceptions about Sufiism and Sufis.The teachings of Sheikh Abdul Qadir are the true picture of Tasawwuf.There is dire need to read the literature of saints who gave the message of peace,love and fraternity.This analytical study is an attempt to disclose Syed Abdul Qadir Jilaani's methodology

of training and preaching Islam.His teachings can bring positive change in society.

Keywords: Holy Qur'an,Sunnah,Tasawwuf,Saint,Misconceptions.

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت ور ہنمائی کے لیے دین اسلام کو بحیثیت ضابطہ حیات پسند فرمایا ہے۔ اسکی تعلیمات کے سلسلے کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا اور اسکی تکمیل حضرت محمد ﷺ پر ہوئی۔ دین اسلام کی بقاء کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہاں انبیاء کرام کا سلسلہ قائم کیا وہیں ایسی شخصیات بھی پیدا فرمائیں جنہوں نے زمانے میں مٹتی ہوئی دینی اقدار کو از سر نو حیات بخشی۔ ان سعید روحوں میں ایک شخصیت سیّد عبد القادر جیلانی (۱) کی ہے۔ جنہوں نے پانچویں صدی ہجری میں اپنے مواعظ وافکار کے ذریعے امت مسلمہ کی رہنمائی کی۔ آپ نے اپنی عمر کے تیس سال تدریس و افتاء میں گزارے اور چالیس سال وعظ و ارشاد میں صرف کئے۔ آپ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتے اور مخاطبین کے حالات اور ضروریات کے عین مطابق ہوتے۔ عام طور لوگ جن بیماریوں میں مبتلا ہوتے اور جن مغالطوں میں گرفتار ہوتے ان کا ازالہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے وعظ میں تاثیر کی بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ جو فرماتے وہ دل سے نکلتا اور دل پر اثر کرتا۔

ابن رجب (م:۷۹۵ھ) ذیل طبقات الحنابلہ میں سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کے بارے میں لکھتے ہیں:

”شیخ العصر وقدوة العارفین وسلطان المشایخ وسیّد اهل الطریقة فی وقته محی الدین ابو محمد صاحب المقامات والکرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشهورة۔“(۲)

(ابو محمد محی الدین اپنے زمانے کے شیخ ، عارفین کے قائد، مشائخ کے سلطان، اپنے وقت کے اہل طریقت کے سردار، صاحب مقامات و کرامات اور صاحب علوم و معارف تھے، جن کے احوال مشہور و معروف ہیں۔)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م:۱۰۵۲ھ) اخبار الاخیار میں سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کا یہ قول لکھتے ہیں:

”در ابتدای کار دریقظه ومنام مامور و منهی می شدم وغلبه می کرد بر من کلام به حدی که بی اختیار می شدم وقدرت سکون نداشتم و

حاضر می شد در مجلس من، دو سه از افراد ناس که از من سخن می شنیدند، عاقبت اجتماع و ازدحام مردم بی جابی رسید که در مجلس جای نشت نماند، در مصلّی (مصلّای) شهر می رفتم و سخن می گفتم، آن جایگاه نیز بر دم تنگ شد کرسی به بیرون شهر بردندد و خلایق بی شمار از پیاده و سوار می آمدند و ماورای مجلس را گرد گرفته می ایسادند تا آنکه عدد نزدیک به هفتاد هزار می رسید۔"(۳)

(شروع شروع میں مجھے سوتے جاگتے کرنے اور نہ کرنے والے کام بتائے جاتے تھے اور مجھ پر کلام کرنے کا غلبہ اتنی شدت سے ہوتا کہ میں بے اختیار ہو جاتا اور خاموشی کا یارا باقی نہ رہتا، صرف دو تین لوگ حاضر مجلس ہو کر میری بات سنتے، اس کے بعد میرے پاس لوگوں کا اتنا ہجوم واجتماع ہو جاتا کہ مجلس میں جگہ باقی نہ رہتی، چنانچہ میں شہر کی عید گاہ میں چلا گیا اور وعظ کہنے لگا، وہاں بھی جگہ تنگ ہو گئی تو منبر شہر سے باہر لے گئے، اور بے شمار مخلوق سوار و پیادہ آتی اور مجلس کے باہر اردگرد کھڑی ہو کر وعظ سنتی، حتیٰ کہ سننے والوں کی تعداد ستر ہزار کے قریب پہنچ گئی۔)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار رقم طراز ہیں:

"شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عہد میں وعظ و نصیحت، اسلام کی ترویج و اشاعت کے دروازے ہر آدمی کے لئے کھول دیے بطور ایک عظیم صوفی مبلغ کے چالیس برس لوگوں کو وعظ و تلقین کر کے عملاً ثابت کر دیا کہ تصوف پر محض اہل خلوت کی اجارہ داری درست نہیں۔"(۴)

اگرچہ آپ کی شخصیت و تعلیمات ہمہ جہت، ہمہ پہلو ہیں مگر آپ کی تعلیمات کا ایک نمایاں پہلو اور مواعظ کا مرکزی نکتہ مخلوق خدا کو خدا کے پسند کردہ ضابطہ حیات یعنی دین اسلام سے وابستہ کرنا ہے۔ آپ کے زمانہ میں لوگوں کی دین سے بے اعتنائی اور آپ کی دین کے لیے دردمندی آپ کے درج ذیل فرمان سے عیاں ہے:

"دین محمد ﷺ واقع حیطانہ ویتناثر اساسہ، ھلموا یا اھل الارض نشید ما تھدم و نقیم ما وقع۔"(۵)

(جناب رسول اللہ ﷺ کے دین کی دیواریں پے در پے گر رہی ہیں اور اسکی بنیاد بکھری جاتی ہیں۔ اے باشندگان زمین آؤ، جو گر گیا اس کو مضبوط کر دیں اور جو ڈھ گیا ہے اسکو درست کریں۔)

سید ابوالحسن علی ندوی (م:۱۴۲۰ھ) آپ کے مواعظ و خطبات کے بارے میں لکھتے ہیں:

" حضرت شیخ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتے تھے، اور وہ تاثیر آج بھی آپ کے کلام میں موجود ہے، فتوح الغیب اور الفتح الربانی کے مضامین اور آپ کی مجالس کے وعظ کے الفاظ آج بھی دلوں کو گرماتے ہیں، ایک طویل مدت گزر جانے کے بعد بھی ان میں زندگی اور تازگی محسوس ہوتی ہے۔"(۶)

بد قسمتی سے عصر حاضر میں تصوف (۷) کے بارے میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ اس کا شریعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سیّد عبد القادر جیلانی سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں، ان کی تعلیمات یہ واضح کرتی ہیں کہ معاشرے میں پائی جانے والی خرافات سے تصوف کا کوئی تعلق نہیں۔ اس مقالے میں سیّد جیلانی کے منہج تربیت و تبلیغ کو ان کے مواعظ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

دعوت الی اللہ:

دین کے ہر داعی کی دعوت کا نقطہ آغاز اللہ رب العزت کی طرف بلانا ہے۔ تمام انبیاء کرام کی دعوت کا مرکزی نکتہ دعوت الی اللہ ہی رہا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق، اس دعوت سے بڑھ کر اور کوئی خوبصورت دعوت نہیں ہو سکتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ" (۸)

(اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔)

سیّد جیلانی زندگی بھر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے اور توحید کے حقیقی مفہوم سے آشنا فرماتے رہے۔ ایک مجلس میں فرماتے ہیں:

"یحب الموحد له ویبغض المشرک به"(۹)

(وہ محبوب سمجھتا ہے اسکو جو اسے یکتا سمجھے اور مبغوض سمجھتا ہے اس کو جو اس کے ساتھ شریک گردانے۔)

شرک کے بارے میں سیّد جیلانی کا یہ جملہ انتہائی توجہ کا حامل ہے:

"کونوا من المتقین،الشرک فی الظاهر والباطن،الظاهر عبادة الاصنام، والباطن التکال علی الخلق ورویتهم فی الضر والنفع۔"(۱۰)

(پرہیز گاروں میں سے ہو جائو۔شرک ظاہر میں بھی ہوتا ہے اور باطن میں بھی۔شرک ظاہر تو بتوں کی پرستش کرنا ہے اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا اور نفع اور نقصان میں ان پر نگاہ ڈالنا۔"

مزید کہتے ہیں:

"سلموا الیٰ ربکم عزوجل وارضوا بتدبیره فی الدنیا والآخرة۔"(۱۱)

(اپنے رب کے سامنے سر تسلیم خم کرو اور دنیا و آخرت دونوں کے متعلق اس کی تدبیر پر راضی رہو۔)

حتیٰ کہ وصال کے وقت بھی آپ دعوت الیٰ اللہ میں مصروف نظر آتے ہیں۔آخری وقت آپ نے اپنے لخت جگر سید عبد الوهاب کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"علیک بتقوی اللّٰہ عزوجل،ولَا تخف احدا سوی اللّٰہ، ولَا ترج احداسوی اللّٰہ، وکل الحوائج الی اللّٰہ عزوجل، ولَا تعتمد الَّا علیه، واطلبهاجمیعامنه تعالی، ولَاتتکل علی احدغیراللّٰہ سبحانه، التوحیدجماع الکل۔"(۱۲)

(تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے تقوی کو لازم پکڑو،اس کے سوا نہ کسی سے ڈرو،نہ کسی سے امید رکھو، اپنی سب حاجتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سونپو، اور سب حاجتیں اُسی سے طلب کرو اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرو، توحید کو لازم پکڑو اور توحید تمام کا مجموعہ ہے۔)

یہ ہے وہ روح توحید جو عقیدہ توحید کے ذریعے فرد مومن میں پیدا کرنا مقصود ہے کہ ہر عمل کا مدار اور مرجع ذات باری تعالیٰ ٹھہرے۔ جو دین اسلام کی بنیاد ہے جسے مضبوطی سے تھامنے کی تلقین آپ زندگی بھر فرماتے رہے اور اسی کی وصیت وقت وصال کر رہے ہیں۔

داعی کے لئے یہ سوال بھی بڑا اہم ہوتا ہے کہ اس کی دعوت کا مرکزی نکتہ کیا ہونا چاہیے یعنی داعی کو اپنی دعوت کس بنیادی نکتہ پر مرکوز کرنی چاہیے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے انبیاء کے دعوت کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ"(۱۳)

(بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (تاکہ وہ لوگوں کو کہے) کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچ کر رہو۔)

مندرجہ بالا آیت مبارکہ سے عیاں ہے کہ دعوت و ارشاد کا مقصد مخلوق خدا کو شیطان کی بھول بھلیوں سے بچا کر اللہ رب لعزت کی بندگی میں راسخ کرنا ہے۔ سیّد جیلانی کے مواعظ کے مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ آپ کے نزدیک مقصود دعوت وارشاد صرف اور صرف لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بلانا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچانا ہے۔ ان کے دلوں میں اللہ کی حاضری کا عقیدہ پختہ کرنا ہے اور اللہ کے بندوں کو فقط اسی کی بندگی کا درس دینا ہے۔ آپ کا درج ذیل فرمان اس پر شاہد وعادل ہے:۔

"اذا کنت مع امرہ کانت الاکوان فی امرک، واذا کرھت نھیہ فرت منک المکارہ این کنت وحللت۔"(۱۴)

(جب تم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو جائو گے تو تمام کائنات تمہارے حکم پر چلے گی۔ جب تم اللہ کی منع کردہ چیزوں اور کاموں کو برا سمجھو گے تو جہاں بھی رہو گے، کوئی غم دکھ تمہارے قریب نہ آئے گا۔)

ایک مجلس میں سیّد جیلانی کہتے ہیں:

"فاتباع الامر فیھا بمخالفتک ایاک بالتبری من الحول والقوۃ۔ وان لا یکون لک ارادۃ وھمۃ فی شیء البتۃ دنیا وعقبی، فتکون عبدالملک لاعبدالملک وعبدالامر لاعبدالھوی، کالطفل مع الظئر والمیت الغسیل مع الغاسل والمریض المقلوب علی جنبیہ بین یدی الطبیب۔"(۱۵)

(امر کی اتباع سے مراد اپنی ذات کی مخالفت اور اپنی قوت و طاقت سے بیزار ہو جانا ہے کہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کے متعلق تیرا کوئی ارادہ نہ رہے۔ پس تم ملک کے غلام نہیں بلکہ مالک الملک کے غلام بن جاؤ گے۔ تم امر حق کے بندے ہو جاؤ گے خواہشات کے غلام نہیں رہو گے۔ خدا کے سامنے تمہارا معاملہ ایسا ہو گا جیسے شیر خوار بچہ دایہ کے ہاتھوں میں نہلایا ہوا مردہ غسال کے ہاتھوں میں یا بیہوش مریض طبیب کے روبرو ہوتا ہے۔)

اس اقتباس میں آپ لوگوں کو یہ درس دے رہے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم یا نہی ہو وہاں تو کسی دوسری چیز کا تصور بھی محال ہے۔ جہاں امر و نہی نہیں بھی وہاں بھی انسان کو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہنا چاہیے۔ انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو ایسا ہی بے بس کر دے جیسے شیر خوار بچہ دایہ کے سامنے ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ سے تعلق:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ"(۱۶)

((یہ قرآن) لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ اور (اس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔)

بد قسمتی سے امت مسلمہ قرآن مجید سے تعلق توڑ چکی ہے۔ سیّد عبد القادر جیلانی امت مسلمہ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:۔

"یا محمدیین اذا لم تعملو بالقرآن و تحکموا احکامه یمسخ قلوبکم ویطردها من بابه۔ لا تکونوا ممن اضله الله عز و جل علی علم۔" (۱۷)

(اے محمدیو، اگر تم قرآن پر عمل نہ کرو گے اور اس کے احکام کو مضبوط نہ تھامو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے قلوب کو مسخ کر دے گا اور ان کو اپنے دروازے سے دور کر دے گا۔ ان میں سے مت بنو جن کو حق تعالیٰ نے علم دے کر گمراہ بنایا۔)

سیّد عبدالقادر جیلانی کے نزدیک مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ قرآن سے دوری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دعوت و تبلیغ کا ذریعہ قرآن مجید کو بنایا جائے۔

"فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيد"(۱۸)

(پس قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت فرمایئے جو میرے وعدہ عذاب سے ڈرتا ہے۔)

ایک مجلس میں سیّد جیلانی فرماتے ہیں:

"(یا غلام) العمل بالقرآن یوقفک علی منزلہ۔"(۱۹)

((اے صاحبزادے) قرآن پر عمل کرنا تجھ کو قرآن کے نازل فرمانے والے کے پاس لیجا کر کھڑا کرے گا۔)

آج کے دور میں امت مسلمہ کی اکثریت قرآن مجید کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اس لیے نازل فرمائی تھی کہ لوگ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کریں۔ بد قسمتی سے امت نے اسے حصول ثواب اور ایصال ثواب تک محدود کر دیا ہے۔ سیّد جیلانی کے اقوال علمائ، صوفیاء اور عوام الناس کو قرآن مجید پر عمل کی طرف راغب کرتے ہیں۔

دین کے ہر حکم اور عمل کی نسبت کا حتمی حوالہ رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اگر دین کی مختصر تعریف کی جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی سے مکمل وابستگی اور پیروی ہی دین ہے۔ اور اسی بات کو قرآن مجید نے کچھ یوں بیان کیا ہے۔

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا"(۲۰)

(اور رسول کریم ﷺ تمہیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔)

سیّد عبدالقادر جیلانی اس نظریہ کی عملی تفسیر تھے کہ دین محض نبی اکرم ﷺ کی اتباع کا دوسرا نام ہے۔

آپ فرماتے ہیں :

"والعمل بالسنۃ یوقفک علی الرسول نبیاً محمد ﷺ"(۲۱)

(اور سنت پر عمل کرنا پیغمبر سیدنا محمد ﷺ کے حضور میں لے جا کر کھڑا کرے گا۔)

فتوح الغیب میں آپ کا یہ ارشاد نقل ہے:

"اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تمرقوا، ووحدوا ولا تشرکوا۔"(۲۲)

(سنت کی پیروی کرو، بدعتوں سے بچو۔ خدا اور رسول ﷺ کے مطیع بنو اوران کے احکام سے سرتابی نہ کرو، خدا کو ایک جانو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو۔)

سیّد جیلانی کے نزدیک صرف اتباع رسالت مآب ﷺ کا دعوی کافی نہیں بلکہ بطور دلیل اقوال وافعال رسالت مآب ﷺ کی پیروی ضروری ہے۔تب اتباع کا دعوی بھی درست مانا جائے گا اور اُس کے ثمرات محبت ومصاحبت رسول ﷺ کا حصول متحقق ہو گا۔

دین اسلام کے بنیادی ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہیں جسے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا۔ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ فإن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ۔"(۲۳)

((اے رسول ﷺ) آپ فرما دیجیے کہ اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کی۔ پھر اگر وہ اعراض کریں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔)

مندرجہ بالا فرمان خداوندی میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔ یہی حقیقت حضرت سیّد جیلانی ان الفاظ میں بیان کررہے ہیں:

"الزم ماجاء به الرسول وهو الكتاب والسنة فان من تركهماتزندق ومن ربقةالاسلام مرق فيكون النار والعقاب موئله آجلا والمقت له عاجلا۔"(۲۴)

(تو اس چیز کو لازم پکڑ جسے رسول اللہ ﷺ لیکر تشریف لائے ہیں اور وہ قرآن وسنت ہے۔ جس نے ان دونوں کو چھوڑا وہ زندیق ہوگیا۔ اور اسلام کے حلقہ سے الگ ہو گیا۔ آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم اور عذاب ہو گا اور دنیا میں عذاب الٰہی۔)

سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کے ان مواعظ سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ شدت سے کتاب وسنت پر عمل کے داعی رہے۔ آپ کے نزدیک کتاب وسنت کی پیروی ہی وہ واحد

راستہ ہے جو فلاح و نجات کا ضامن ہے۔ جو انسان اس راستہ کو چھوڑ دیتا ہے وہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگ کر دوزخ کا ایندھن بن جاتا ہے۔

فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت:

جب کسی معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دینے والے افراد نہ رہیں تو وہ معاشرہ منکرات و فواحش کا مرکز بن جاتا ہے۔ یہود کی بد اعمالیوں کی فہرست میں ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے نہی عن المنکر کا فریضہ ترک کر دیا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔"(۲۵)

(وہ ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکتے تھے نہایت ہی برا کام تھا جو وہ کر رہے تھے۔)

اس فریضے کی اہمیت سیّد جیلانی کے نزدیک اتنی مسلمہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

"مروا بالمعروف وانهوا عن المنكر وانصروا دين الله عزوجل"(۲۶)

(نیک کام کا حکم کرو اور برے کام سے منع کرو اور اللہ عزوجل کے دین کی مدد کرو۔)

ابن تیمیہ (م:۷۲۸ھ) سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کی شریعت کے ساتھ وابستگی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے التزام کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

"والشيخ عبدالقادر ونحوه من اعظم مشايخ زمانهم امراً بالتزام الشرع والامر والنهى وتقديمه على الذوق والقدر ومن اعظم المشايخ امراً بترك الهوى والارادة النفسية۔"(۲۷)

(شیخ عبد القادر اور ان کی مثل اپنے زمانے کے اکابر مشائخ نے امور شرع پر التزام کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر (جیسے فریضہ کو) نہایت ہی اعلیٰ و ارفع ذوق وشوق سے سر انجام دیا اور اسی طرح بعض نے نفسانی خواہشات کے ترک پر زور دیا۔)

ایک مقام پر سیّد جیلانی کہتے ہیں:

"الامر باالمعروف، والنهى عن المنكراحب الى من الف عابد فى الصوامعِ۔"(۲۸)

(میرے نزدیک ہزاروں عابدوں میں سے جو خلوت خانوں میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر زیادہ پسندیدہ ہے۔)

اس فریضہ کی یہ اہمیت اس لیے ہے کہ اس پر معاشرے کی اصلاح کا دارومدار ہے۔ اگر کوئی فرد خلوت نشین ہو کر مصروف عبادت ہے تو وہ صرف اپنی بھلائی میں مگن ہے، لیکن جو فریضہ امر بالمعروف ونہیں عن المنکر سرانجام دے رہا ہے وہ در حقیقت پورے معاشرے کی بھلائی میں مصروف عمل ہے۔ اسی لیے حضرت سیّد جیلانی کے نزدیک صرف انفرادی اذکار و وظائف میں مصروفیت کے مقابلے میں مسند ارشاد پر متمکن ہو کر خلق خدا کی دستگیری کرنا افضل ہے۔ عصر حاضر میں تصوف کا انکار کرنے والوں اور روحانیت کا دم بھرنے والوں کے لیے سیّد جیلانی کے محولہ بالہ قول میں رہنمائی کا سامان موجود ہے۔

معیار حق:

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے جس ضابطہ وراہ کو مقرر فرمایا وہ دین اسلام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الإِسْلَامُ۔"(۲۹)

(بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔)

لہٰذا ہر وہ عمل، خیال، قول اور عقیدہ جس کی بنیاد دین اسلام پر نہ ہو وہ کسی صورت میں لائق اعتناء نہیں ہے۔ حق کا معیار صرف اور صرف اللہ رب العزت کا عطا کردہ دین اسلام ہی ہے۔ کتاب وسنت، شریعت مطہرہ اسی کے مختلف عناوین ہیں۔ سیّد جیلانی تو کسی سے محبت و نفرت کا معیار بھی کتاب وسنت کو قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اذا وقع حب رجل وبغض آخر فلا تحب هذا وتبغض هذا بنفسک وبطبعک، بل حکمهما کلیهما علی الکتاب والسنة۔"(۳۰)

(جب ایک شخص کی محبت اور دوسرے کا بغض (دل میں) واقع ہو تو اپنے نفس اور اپنی طبیعت سے نہ اس کو محبوب بنا اور نہ اس سے بغض رکھ، بلکہ ان

دونوں کو فیصلہ کے لیے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر پیش کر دے۔)

سیّد جیلانی کے نزدیک محبت وعداوت کا معیار بھی دین ہونا چاہیے جس کے اعمال کتاب وسنت کے موافق ہوں وہ لائق محبت و تعظیم ہے اور جو دین کی حرمتوں کو پامال کرنے والا ہو، وہ اہل ایمان کے لئے لائق محبت نہیں ہو سکتا۔

علم و عمل اور اخلاص:

سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کی تعلیمات میں یہ نکتہ بڑا واضح ہے کہ آپ علم و عمل باہم لازم وملزوم قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ۔"(۳۱)

(اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ باتیں کہو جو تم کرتے نہیں۔)

سیّد جیلانی کہتے ہیں:

"تعلم ثم اعمل، ثم انفرد فی خلوتک عن الخلق واشتغل بمحبة الحق عزوجل۔"(۳۲)

(اوّل سیکھ اس کے بعد عمل کر اور اس کے بعد اپنی خلوت میں مخلوق سے یکسو ہو، اور حق تعالیٰ کی محبت میں مشغول۔)

اپنے علم پر عمل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سیّد کہتے ہیں:

"کل من یعمل بعلمه صار بینه وبین الله عزوجل باب یدخل قلبه منه علیه۔"(۳۳)

(جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اس کے اور حق تعالیٰ کے درمیان ایک دروازہ کھل جاتا ہے جس سے اس کا قلب اس کی بارگاہ میں داخل ہوتا ہے۔)

بے عمل عالم کی مزمت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"واما انت یا عالم فمشتغل بالقال والقیل، وجمع المال عن العمل بعلمک، فلاجرم یقع بیدک منه الصورة دون المعنی۔"(۳۴)

(اور اے مولوی تو تو قیل و قال میں مشغول اور اپنے علم پر عمل کرنے کی بجائے مال کے جمع کرنے میں مصروف ہے۔ پس یقینا تیرے ہاتھ علم کی صرف صورت آئیگی نہ کہ معنی۔)

عصر حاضر کے واعظین کے لیے سیّد عبد القار جیلانی کے درج ذیل قول میں عبرت کا سامان ہے:

"یا مدعی العلم أین بکاؤک من خوف اللہ عزوجل؟این حذرک وخوفک؟این اعترافک بذنوبک؟این مواصلتک للضیاء بالظلام فی طاعۃ اللہ عزوجل؟این تادیبک لنفسک ومجاھدتھا فی جانب الحق وعداوتھافیہ،انت ھمتک القمیص والعمامۃ والاکل والنکاح والدور والدکاکین والقعود مع الخلق والانس بھم۔"(۳۵)

(اے علم کا دعویٰ کرنے والے مولوی حق تعالیٰ کے خوف سے تیرا رونا کہاں ہے؟ تیرا ڈر اور حذر کہاں ہے؟ تیرا اپنے گناہوں کا اقرار کرنا کہاں ہے؟ تیرا اللہ کی اطاعت میں روشنی (یعنی دن) کو تاریکی (یعنی رات) سے ملانا کہاں ہے؟ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا اور حق تعالیٰ کے متعلق اس کو مجاہدہ میں ڈالنا اور اس کی وجہ سے (اس کے دشمنوں کو) برا سمجھنا کہاں ہے؟ تیری ساری ہمت کرتہ، عمامہ، کھانے پینے، نکاح، مکانات، دکانوں، مخلوق کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور انہیں کے ساتھ مانوس رہنے میں مصروف ہے۔)

ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

"وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاء۔"(۳۶)

(رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔)

سیّد عبد القادر جیلانی (م: ۵۶۱ھ) باعمل علماء کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"العلماء العمال بعلمھم نواب سلف،ھم ورثۃ الانبیاء وبقیۃ الخلف ھم مقدمون بین ایدیھم یامرونھم بالعمران فی مدینۃالشرع،وینھونھم عن خرابھا،یجتمعون یوم القیامۃ ھم والانبیاء علیھم السلام فیستوفون لھم الاجرۃ من ربھم عزوجل۔"(۳۷)

(علماء جو اپنے علم پر عامل ہیں وہ سلف کے جانشین ہیں۔ وہ انبیاء کے وارث اور بقیۃ الخلف ہیں۔ وہ پیغمبروں کے پیش دست ہیں کہ لوگوں کو شریعت کے شہر کو آباد کرنے کا حکم دیتے اور اس کو ویران کرنے سے منع کرتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ اور انبیاء علیہم السلام ایک جگہ جمع ہوں گے اور انبیاء علیہم السلام اپنے رب عزوجل سے ان کی پوری مزدوری ان کو دلوائیں گے۔)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

"لب العلم العمل، لا تصح متبعتک للرسول ﷺ حتیٰ تعمل بما قال"(۳۸)

(علم کا مغز عمل ہے۔ تیری متابعت جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے صحیح نہیں جب تک کہ اس شریعت پر عمل نہ کرے جس کا آپ ﷺ نے تجھ کو حکم دیا ہے۔)

اگر علماء اپنی زمہ داری کا احساس کریں تو معاشرے میں بڑھتی ہوئی گمراہی کو کافی حد تک روکا جا سکتا ہے۔

سیّد جیلانی جس طرح علم پر عمل کو لازمی قرار دیتے ہیں، اسی طرح عمل اور اخلاص کو بھی لازم و ملزوم قرار دیتے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔"(۳۹)

(اور انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی (اللہ) کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں۔)

اس حکم ربانی کی عملی صورت بیان کرتے ہوئے آپ کہتے ہیں:

"ولا یقبل قول بلا عمل ولا عمل بلا اخلاص و اصابة السنة۔"(۴۰)

(کوئی قول قبول نہیں ہوتا بلا عمل کے اور کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا بغیر اخلاص اور سنت کی موافقت کے۔)

جھوٹ کی مذمت:

اسلام میں جھوٹ بولنے سے روکا گیاہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ"(۴۱)

(بے شک اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتا اس کو جو جھوٹا اور حق نہ ماننے والا ہو۔)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة،وان الرجل لیصدق حتی یکون صدیقاً،وان الکذب یهدی الی الفجور،وان الفجور یهدی الی النار،وان الرجل لیکذب حتیٰ یکتب عندالله کذاباً۔"(۴۲)

(یقیناً سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ سچا بن جاتا ہے۔ اور جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی یقیناً جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اسے بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔)

فتوح الغیب میں سیّد عبد القادر جیلانی(م:۵۶۱ھ)کا یہ قول سب مسلمانوں کے لیے قابل توجہ ہے:

"یجتنب الکذب لا هاذلا و لا جادا۔ لانه اذا فعل ذالک واحکمه من نفسه واعتاده لسانه شرح الله تعالیٰ به صدره وصفابه علمه،کانه لا یعرف الکذب۔"(۴۳)

(بندہ جھوٹ کہنے سے ہر طرح بچے، مذاق میں بھی ایسا نہ کرے۔ جب جھوٹ سے مستقل طور پر اجتناب کرے گا اور زبان پر صرف حرف صداقت ہی لائے گا اور اس صفت کو اپنے نفس میں پختہ کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو کشادہ کرے گا اور اس کے علم کو اتنا روشن کر دے گا گویا جھوٹ سے اس کی جان پہچان ہی نہیں ہے۔)

فکر آخرت:

سیّد عبد القادر جیلانی(م:۵۶۱ھ) کی تعلیمات کا ایک موضوع فکر آخرت بھی ہے۔ آخرت کی فکر دین اسلام کے فکر و عمل کی بنیاد ہے۔ اگر دین کی تعلیمات سے آخرت کی فکر

نکال دی جائے تو دین کی عمارت کا قائم رہنا محال ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر آخرت کی طرف توجہ دلائی۔ جیسا کہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ۔"(۴۴)

(کیا تم نے گمان کر لیا ہے کہ تمہیں فضول پیدا کیا گیا ہے اور تم میری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔)

سیّد جیلانی کہتے ہیں:

"اذکر الموت فان ملک الموت موکل بارواحهم،لا یغرک شبابک و مالک و جمیع ما انت فیه،عن قریب یوخذ منک جمیع ما انت فیه،وتذکر تفریطک وتضییعک لهذه الایام فی البطالات فتندم ولا ینفعک الندم،عن قریب تموت وتذکر کلامی ونصحی لک۔"(۴۵)

(موت کو یاد کر کہ موت کا فرشتہ سب کی روحوں (کے قبض کرنے) پر تعینات ہے۔ تیری جوانی تیرا مال اور جس (عیش و آرام) میں بھی تو ہے، کوئی چیز بھی تجھ کو دھوکہ میں نہ ڈالے۔ یہ سب کچھ عنقریب تجھ سے لے لیا جائے گا اور اس وقت تجھ کو اپنی کوتاہی اور ان واہیات مشغلوں میں وقت کا برباد کرنا یاد آئے گا۔ پس نادم ہو گا اور نادم ہونا سود مند نہ ہو گا۔ عنقریب تجھ کو موت آئے گی اور تو میرے وعظ اور میری نصیحت کو یاد کرے گا۔)

راہ عزیمت کی تلقین:

سیّد ابوالحسن علی ندوی (م: ۱۴۲۰ھ) اپنی کتاب تاریخ دعوت و عزیمت میں سیّد جیلانی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ استقامت کا پہاڑ تھے، اتباع کامل، علم راسخ اور تائید غیبی نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا تھا کہ حق و باطل، نور و ظلمت، الہام صحیح اور کید شیطانی میں پورا امتیاز پیدا ہو گیا تھا۔ آپ پر یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو گئی تھی کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور حلال و حرام میں قیامت تک کے لیے تغیر و تبدل کا امکان نہیں۔" (۴۶)

سیّد جیلانی اپنے متعلقین و محبین کو بھی راہ عزیمت پر گامزن رہنے کی تلقین کرتے رہے، آپ کہتے ہیں:

"علیکم بالعزیمة والاعراض عن الرخصة من لزم الرخصة وترک العزیمة خیف علیه من هلاک دینه، العزیمة للرجال لانها رکوب الخطر والاشق والامر والرخصة للصبیان والنسوان لانها الاسهل۔"(۴۷)

(عزیمت کو اختیار کرو اور رخصت سے اعراض کرو۔ جو شخص رخصت کا پابند ہوتا اور عزیمت کو چھوڑتا ہے اس کا دین برباد ہو جانے کا اس پر اندیشہ ہے۔ عزیمت مردوں کے لیے ہے کیونکہ وہ خطرناک ودشوار اور تلخ شے کا اختیار کرنا ہے۔ اور رخصت بچوں اور عورتوں کے لیے ہے، اس لیے کہ اس میں سہولت زیادہ ہے۔)

روحِ دین:

سیّد جیلانی کے اکثر خطبات و مواعظ دینی احکام وہدایات کا خلاصہ ہیں، اور آپ کا اوڑھنا بچھونا دین تھا۔ آپ اللہ رب العزت کے اس فرمان وَرَضِیتُ لَکُمُ الإِسْلاَمَ دِیْناً (۴۸)"اور میں نے بطور دین تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا ہے" کا عملی نمونہ تھے۔"

ایک مقام پر آپ کہتے ہیں:

"وبطاعة ربکم فتزینوا، وعن باب مولاکم فلا تبرحوا، وعن الاقبال علیه فلاتتولوا۔"(۴۹)

(اور اپنے رب کی اطاعت کی زینت حاصل کرو، دربار خداوندی سے نہ ہٹو، ہر وقت اسی جانب متوجہ رہو۔)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اپنے فرزند کو یوں وصیت کرتے ہیں:

"اوصیک بتقوی الله وطاعته، ولزوم ظاهر الشرع وسلَامة الصدر وسخاء النفس، وبشاشة الوجه، وبذل الندی، وکف الْاَذی، وتحمل الْاَذی والفقر، وحفظ حرمات المشایخ و العشرة مع الْاخوان، والنصیحة للْا صاغروالا کابر، وترک الخصومة، و الْاَفارق، وملَازمة الْاِیثار ومجانبة الْاَدخار۔"(۵۰)

(میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرو ظاہر شریعت کی پابندی کرو۔ سینہ کو پاک نفس کو کشادہ اور چہرہ کو تروتازہ رکھو۔ مصرف میں آنی والی چیزوں کو خرچ کرو، ایذادہی سے باز رہو، تکالیف پر صبر کرو۔ فقر کو اختیار کرو، بزرگوں کی عزت واحترام کا خیال رکھو، برابر والوں کے ساتھ حسن سلوک اور چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ خیر خواہی کے جذبے سے پیش آؤ۔ احباب سے جھگڑا نہ کرو، قربانی وایثار کا جذبہ اپناؤ، مال دولت کی ذخیرہ اندوزی سے بچو۔)

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اپنے اکابر کے افکار و تعلیمات کی روشنی میں دین کی اصل روح کو سمجھنا چاہیے۔ سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کے مندرجہ بالا مواعظ کے خلاصہ کو مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (م:۱۰۳۴ھ) یوں بیان کرتے ہیں:

"شریعت راسه جزو ست علم و عمل و اخلاص ۔تا این هر سه جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشودوچون شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانه وتعالیٰ حاصل گشت که فوق جمیع سعادات دنیویّه واخرویّه است ورضوان من الله اکبر۔پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویّه واخرویّه۔"(۵۱)

(شریعت کے تین جزو ہیں علم، عمل، اخلاص۔ جب تک یہ تینوں متحقق نہیں ہوتے شریعت متحقق نہیں ہو گی اور جب شریعت متحقق ہو گئی تو حق سبحانہ کی رضا حاصل ہو گئی جو کہ تمام دنیوی و اخروی سعادتوں سے بلند وبالا ہے ورضوان من اللہ اکبر۔ پس شریعت تمام دنیوی واخروی سعادتوں کی ضامن ہے۔)

کسب حلال:

قرآن مجید میں رزق حلال کمانے پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں فرمایا:

"يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ۔"(۵۲)

(اے ایمان والو! کھائو پاکیزہ چیزیں جو روزی دی ہم نے تم کو۔)

حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"

"طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ۔ "(۵۳)

(رزق حلال کی تلاش فرض عبادت کے بعد (سب سے بڑا) فریضہ ہے۔)

سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) اپنے متعلقین کو ہمیشہ کسب حلال کی تلقین کرتے تھے۔ ان کے نزدیک یہ رویہ سخت ناپسندیدہ تھا کہ آدمی دوسروں کی جیبوں پر نظر رکھے اور خود کاہل بن کر بیٹھا رہے۔ چنانچہ ایک مجلس میں کہتے ہیں:

"اعبدو اللہ عزوجل واستعینوا علی عبادتہ بکسب الحلال۔ ان اللہ عزوجل یحب عبداً مومناً مطیعاً اکل من حلالہ۔یحب من یاکل ویعمل ویبغض من یاکل ولا یعمل، یحب من یاکل بکسبہ ویبغض من یاکل بنفاقہ ویوکلہ علی الخلق۔" (۵۴)

(اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر حلال کمائی سے مدد حاصل کرو۔ کیونکہ حق تعالیٰ بندہ مومن و فرمانبردار کو جو اپنی حلال کمائی کھاتا ہے محبوب بنا لیتا ہے۔ اس سے محبت فرماتا ہے جو کھائے اور کام بھی کرے اور ناپسند سمجھتا ہے اس کو جو کھائے اور کچھ کام نہ کرے۔ اس سے محبت رکھتا ہے جو اپنے کسب سے کھاتا ہے اور بغض رکھتا ہے اس سے جو اپنے نفاق سے کھاتا ہے (یعنی لوگوں سے نذرانے لیتا پھرتا ہے) اور مخلوق پر بھروسہ رکھ کر کھاتا ہے۔)

سیّد کی محولہ بالہ گفتگو میں ان نام نہاد پیروں کے لیے ایک سبق ہے جو لوگوں کے نذرانوں پر زندگی گزارتے ہیں۔ نیز وہ لوگ جو صوفیا کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہیں انہیں بھی سیّد عبد القادر جیلانی کی تعلیمات پر غور کرنا چاہیے۔

نتیجہ بحث:

اگر سیّد عبد القادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) کے افکار پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

۱۔ سیّد جیلانی ساری زندگی لوگوں کو توحید پر کاربند رہنے کی تلقین کرتے رہے۔

۲۔ قرآن مجید کے ساتھ عملی تعلق اور سیرت رسول ﷺ کی اتباع ان کی دعوت و تبلیغ کا مرکزی موضوع تھا۔

۳۔ سیّد جیلانی کے نزدیک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک مسلمان کا فریضہ ہے۔

۴۔ آپ اپنی مجالس میں لوگوں کو یہ تلقین کرتے تھے کہ دین حق کے راستے میں آنے والی تکالیف کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کریں۔

۵۔ آپ ہمیشہ اپنے مریدین کو رزق حلال کمانے کا حکم دیتے اور کاہلانہ زندگی گزارنے سے روکتے۔

۶۔ بے عمل واعظین کو آپ شدید تنقید کا نشانہ بناتے تھے۔

سیّد جیلانی کے افکار کی روشنی میں تصوف کی مندرجہ بالا حقیقی تصویر سامنے آتی ہے۔ عصر حاضر میں تصوف کے نام پر اگر کوئی کام قرآن و سنت سے ہٹ کر ہوتا ہے تو اس کے ذمہ دار وہ مفاد پرست لوگ ہیں جو صوفی ازم کے نام پر طریقت کو بدنام کرتے ہیں۔ حقیقی صوفیاء نے ہمیشہ کتاب و سنت کو سینے سے لگائے رکھا اور انسانیت کو پیار و محبت کا درس دیا۔ ایک مجلس میں سیّد جیلانی کہتے ہیں "**الصوفی من صفا باطنه وظاهره بمتابعة كتاب الله عز وجل وسنة رسوله**"(۵۵)(صوفی تو وہ ہے جس کا باطن اور ظاہر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی وجہ سے صاف ہو جائے)۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیّد عبد القادر جیلانی کی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنایا جائے اور اسلام کی حقیقی شکل لوگوں کے سامنے رکھی جائے۔

حوالہ جات

۱۔ آپ کا لقب محی الدین، کنیت ابو محمد اور نام عبد القادر ہے۔ ۴۷۰ھ میں ایران کے قصبہ گیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب اپنے والد سیّد ابو صالح کی طرف سے گیارھویں پشت میں حضرت حسنؓ سے اور والدہ ام الخیر کی جانب سے چودھویں پشت میں حضرت حسینؓ سے مل جاتا ہے۔ حصول علم کے لیے آپ نے بغداد کا سفر کیا۔ تصانیف میں غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، الفتح الربانی، بشائر الخیرات، الیواقیت والحکم، الفیوضات الربانیہ اور المواہب الرحمانیہ بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کا انتقال ۵۶۱ھ میں بغداد میں ہوا۔ (الفتح الربانی، فتوح الغیب، فیوض یزدانی، https://en.wikipedia.org/wiki/Abdul_Qadir_Gilani dated:14-12-2018 at 12:09 PM)

۲۔ابن رجب، زین الدین ابی الفرج ، **الذیل علی طبقات الحنابلہ، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت**،س ن،۱/۲۹۰

۳۔دہلوی، شیخ عبدالحق،**اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، انجمن آثارومفاخر فرہنگی، ایران**، ۱۳۸۳ھ، ص۲۲۔۲۳

۴۔اردو دائرہ معارف اسلامیہ،دانش گاہ پنجاب،لاہور،۱۳۹۳ھ،۱۲/۹۳۳

۵۔عاشق الٰہی،میرٹھی،فیوض یزدانی(ترجمہ الفتح الربانی) ،اعتقاد پبلشنگ ہاؤس،دہلی،۱۹۸۶ء، ص۶۵۳۔۶۵۴

۶۔ندوی،سیّدابوالحسن علی،،تاریخ دعوت وعزیمت، مجلس نشریات اسلام،کراچی،س ن،۱/۲۰۸

7-Tasawwuf is a branch of Islamic knowledge which focuses on the spiritual development of the Muslim.
(https://www.tasawwuf.co/,dated:14-12-2018 at 11:51 AM)

۸۔حٰم السجدہ(۴۱)۳۳

۹۔جیلانی،سید عبدالقادر،الفتح الربانی والفیض الرحمانی،دارالریان للتراث،لبنان،س ن،ص۱۸۶

۱۰۔جیلانی،الفتح الربانی،ص۱۴۴

۱۱۔جیلانی،الفتح الربانی،ص۱۸۶

۱۲۔جیلانی،سید عبدالقادر،فتوح الغیب،شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر، ۱۳۹۲ھ، ص۱۷۶

۱۳۔النحل:۳۶

۱۴۔جیلانی،فتوح الغیب،ص۳۴

۱۵۔جیلانی،فتوح الغیب،ص۲۸

۱۶۔البقرۃ:۱۸۵

۱۷۔جیلانی،الفتح الربانی،ص۲۷۷

۱۸۔ق:۴۵

۱۹۔جیلانی،الفتح الربانی،ص۷۶

۲۰۔الحشر:۷

۲۱۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۶۷

۲۲۔ جیلانی، فتوح الغیب، ص ۷

۲۳۔ آل عمران: ۳۲

۲۴۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۹۰

۲۵۔ المائدہ: ۷۹

۲۶۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۷۰

۲۷۔ ابن تیمیہ، تقی الدین احمد، فتاوی ابن تیمیہ، وزارۃ الشوون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد بالمملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۱۶ھ، ۱۰/ ۴۸۸

۲۸۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۳۰

۲۹۔ آل عمران: ۱۹

۳۰۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۵۳

۳۱۔ الصف: ۳

۳۲۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۶۶

۳۳۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۶۴

۳۴۔ ایضاً

۳۵۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۶۷

۳۶۔ ابو داؤد، محمد بن سلیمان بن الاشعث، السنن، کتاب العلم، باب فی فضل العلم، دار السلام للنشر والتوضیع، الریاض، ۱۴۲۰ھ، ح: ۳۶۴۱، ص ۵۲۳

۳۷۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۶۶۔۶۷

۳۸۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۳

۳۹۔ البینۃ: ۵

۴۰۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۱۸

۴۱۔ الزمر: ۳

۴۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ (یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللہَ وَکُونُواْ مَعَ الصَّادِقِین)، دارالسلام للنشر والتوضیع، الریاض، ۱۴۱۹ھ، ح: ۶۰۹۴، ص ۱۰۶۳

۴۳۔ جیلانی، فتوح الغیب، ص ۱۷۲

۴۴۔ المومنون (۲۳) ۱۱۵

۴۵۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۳۹

۴۶۔ ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت، ص ۱/ ۲۰۴

۴۷۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۷۲

۴۸۔ المائدۃ (۵) ۳

۴۹۔ جیلانی، فتوح الغیب، ص ۷

۵۰۔ جیلانی، فتوح الغیب، ص ۱۶۶

۵۱۔ مجدّد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، فاروقی، مکتوبات، مکتوب سی و ششم، مطبع اردو بازار الیکٹرک پریس ھال امر تسر مطبوع کردید، س ن، ص ۹۸

۵۲۔ البقرۃ (۲) ۱۷۲

۵۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی، السنن الکبری، دار لکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۴ھ، ح: ۱۱۶۹۵، ۶/ ۲۱۱

۵۴۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۱۸۶

۵۵۔ جیلانی، الفتح الربانی، ص ۲۵۶